رمضان المبارک کا ہر دن ہی برکتوں اور رحمتوں والا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الزخرف: ۳۷، ۳۸)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (المجادلة: ۲۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○ (الاحزاب: ۴۲ تا ۴۵)

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

وقت آتا ہے اور چلا جاتا ہے کسی کا انتظار نہیں کرتا اِلاّ ماشاء اللہ۔ رمضان کا بھی یہی حال ہے۔ رمضان آیا بہت سی برکتیں لے کر آیا بہت سی عبادات کو اس نے اپنے اندر سمیٹا ہوا ہوتا ہے۔ شہر رمضان کا ہر دن ہی برکتوں والا دن ہے۔ رحمتوں والا دن ہے لیکن رمضان میں جو

جمعے آتے ہیں وہ خاص طور پر زیادہ برکتیں اور رحمتیں لے کر آتے ہیں کیونکہ جمعہ کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ اس دن بھی انسان کے لئے ایک گھڑی ایسی آتی ہے ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ جب دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ ہم اس کے یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب خدا کا ایک بندہ خدا کے حضور عاجزی اور ابتہال کے ساتھ دعا کرتا اور دعا کو انتہا تک پہنچاتا ہے تو اس کی تضرّع کی انتہا وہ وقت ہے جو اس شخص کے لئے قبولیت دعا کا وقت بن جاتا ہے۔

رمضان کے مہینے کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے اور باندھ دیا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ماہ رمضان میں ہماری زندگی کے لمحات کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا جاتا ہے۔ رمضان کی ایک عبادت روزہ ہے پھر نوافل ہیں۔ عام آدمیوں کے لئے رمضان میں رات کے پہلے وقت میں تراویح کا انتظام ہوتا ہے۔ تہجد کا اصل وقت تو رات کا پچھلا پہر ہے لیکن ہر شخص کے لئے نہ یہ ممکن ہے اور نہ ہر شخص اتنا تربیت یافتہ ہوتا ہے کہ وہ پچھلے پہر خدا کے حضور نوافل ادا کرنے کے لئے جاگے اور اس وقت میں کہ جو صفائی کا وقت ہے جب دماغ بھی صاف ہوتا ہے اور روح سے بھی بہت سی کدورتیں غائب ہو جاتی ہیں وہ عبادت کرے اس لئے دور خلافت اولیٰ میں یہ تراویح رائج ہوئیں۔ اصل میں تو یہ عبادت انفرادی ہے۔ بہرحال یہ ایک عبادت ہے جو رمضان میں ادا کی جاتی ہے۔ بقیہ گیارہ مہینے میں تو تراویح کا انتظام نہیں ہوتا۔ پھر کہا گیا ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھو ان کے لئے اپنے اموال خرچ کرو۔ انسان ان کے لئے زیادہ دعائیں کرتا ہے۔ نیز تسبیح و تحمید کے لئے اسے زیادہ وقت ملتا ہے۔ غرض رمضان میں بہت سی عبادتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور ہمارے وقت کو ان عبادات نے اس طرح گھیرا ہوا ہوتا ہے کہ شیطان کے لئے اس وقت کے اندر داخل ہونا ممکن نہیں رہتا۔ رمضان میں شیطان کو زنجیر ڈالی جاتی ہے لیکن اصل میں جو زنجیر ڈالی جاتی ہے اس کا ذکر ان آیات میں آیا ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ ان میں سے بعض آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ کیا چیز شیطان کو باندھتی ہے۔

یہ جو رمضان کا آخری جمعہ ہے اس کے متعلق کچھ غلط تصورات بھی پائے جاتے ہیں اور بہت سے صحیح تصورات بھی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بدعات سے محفوظ رکھے تاہم جو حقیقت ہے وہ حقیقت ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ رمضان کے مہینے کا آخری

جمعہ ہوتا ہے اس کے بعد رمضان میں تو کوئی اور جمعہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رمضان کے سارے جمعوں میں ہی (جیسا کہ رمضان کے علاوہ باقی جمعوں میں بھی) ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور اس طرح یہ ہمارے لئے عید بھی بن جاتے ہیں۔ جمعہ ہمارے لئے عید کا دن بھی ہے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو مسلمان جمعہ والے دن چھٹی کرتے ہیں ان کو باقی دنوں کی نسبت جمعہ کے دن زیادہ ذکر الٰہی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کے دن نوکر پیشہ لوگ اپنی نوکری پر بہت سا وقت گزارتے ہیں جو تجارت پیشہ لوگ ہیں وہ اپنی تجارت میں الجھے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کے دوسرے کاروبار ہیں ان کو سارا تو نہیں لیکن بہت سا وقت رمضان میں بھی اس طرف خرچ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر جمعہ چھٹی کا دن ہو تو جمعہ کی تیاری اور جمعہ کی دعاؤں میں وقت گزرتا ہے۔ قرآن کریم کی زیادہ تلاوت کرنے کا موقع ملتا ہے جو بڑی برکتوں کا موجب ہے۔ سارے جمعے ہی بہت سی برکتیں لے کر آتے ہیں اور خاص طور پر شہر رمضان میں جمعہ والے دن دوسرے ایام کے مقابلہ میں انسان زیادہ ذکر الٰہی کرسکتا ہے، بہت سے کرتے ہیں اور سب کو زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیئے۔

رمضان کا آخری جمعہ اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس کے بعد پھر اس سال کے رمضان کا کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا۔ اگلے رمضان میں پھر جمعے آئیں گے لیکن اس سال کے رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں آئے گا اور جمعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ دعا کے قبول ہونے کی ایک گھڑی اس میں بھی آتی ہے اور اس دن زیادہ ذکر الٰہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا جو شخص رحمٰن خدا کے ذکر سے منہ موڑتا ہے اس پر ایک شیطان مستولی کردیا جاتا ہے۔ فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور شیاطین انسان کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور باوجود اس کے کہ شیطان ان کو خدا کی راہ سے روک رہے ہوتے ہیں یہ لوگ جن کا قرین شیطان ہوتا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے ہدایت یافتہ ہیں يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

میں نے پہلے جو آیت پڑھی ہے اس میں یہ کہا گیا تھا کہ جو شخص ذکر رحمٰن سے منہ موڑتا ہے اس پر ہم شیطان مستولی کر دیتے ہیں جو اس کا قرین بن جاتا ہے اور جس کا قرین شیطان بنتا ہے اس پر وہ آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتا ہے اور پھر اس اثر سے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ پہلے تو ان پر کچھ گھڑیاں ذکر کی اور کچھ غفلت کی آتی تھیں اب آہستہ آہستہ غفلت بڑھتی جاتی ہے اور ذکر کم ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ذکر غائب ہو جاتا ہے اور غفلت ہی غفلت طاری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ۔

پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اس کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں پہلے شیطان ان کا قرین بنایا جاتا ہے پھر شیطان اپنی کوشش اور اپنے عمل سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ وہ ان کو خدا تعالیٰ کی طرف جانے والی راہوں سے روک دیتا ہے اور ان کو اس دھوکے میں ڈالتا ہے کہ وہ بڑے ہدایت یافتہ ہیں۔ پھر شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اور پھر وہ کلی طور پر ذکر اللہ سے غافل ہو جاتے ہیں اور حِزْبَ الشَّيْطٰنِ یعنی شیطان کا گروہ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو اور اچھی طرح سن لو کہ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا پانے والا ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ رمضان میں شیطان جو باندھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مضبوط دھاگوں سے باندھا جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا ذکر رمضان کے بعد کے ایام میں بھی جاری رہے اور باقی گیارہ مہینے جو رمضان کے بعد اگلے رمضان تک ہیں ان میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اسی طرح مشغول رہے جس طرح کہ وہ رمضان میں مشغول رہتا تھا تو گیارہ کے گیارہ مہینے اس کا شیطان بندھا ہوا ہوگا۔ اس کو حدیث کے محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ شیطان مسلمان ہو گیا پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شیطان سے مخلصی پانا چاہتے ہو خلاصی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ رسّے اپنے لئے مہیا کرو جن میں شیطان کو جکڑا جا سکتا ہے اور شیطان خدا تعالیٰ کے ذکر سے جکڑا جاتا ہے اور جب یہ تدبیر نہیں کی جاتی، جب ذکر اللہ کے ذریعہ سے شیطان کو باندھنے کی کوشش نہیں کی جاتی تو اس وقت شیطان حملہ کرتا ہے اور پھر شیطان اپنا اثر ڈالنا شروع کرتا ہے پھر یہ اثر

بڑھتا چلا جاتا ہے پھر انسان ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے پھر وہ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ میں سے بن جاتا ہے اور پھر وہ حقیقی اور ہمیشہ کا گھاٹا پانے والا بن جاتا ہے۔

رمضان کا یہ آخری جمعہ ایک لحاظ سے بڑا اہم ہے کیونکہ یہ انسان کو آخری موقع دیتا ہے کہ وہ اس جمعہ میں یہ دعا کرے کہ اے خدا جس طرح تو نے رمضان کے مہینے میں ہمیں اپنے ذکر کی توفیق دی تھی ایسا کر کہ گیارہ کے گیارہ مہینے جو اگلے رمضان سے پہلے آنے والے ہیں ان میں بھی ہمیں اسی طرح تیرے ذکر کی توفیق ملتی رہے اور اس طرح ہمارا شیطان مسلمان ہو جائے، بندھ جائے، اس کی مسچیف (Mischief) اور اس کی شرارت جاتی رہے۔ ذکر اللہ کے ساتھ جس وعدے کو باندھا گیا ہے وہ صرف رمضان کے متعلق نہیں۔ رمضان میں انسان مقبول دعاؤں کی توفیق پاتا ہے اور رمضان کی مقبول دعائیں سارے رمضان ہی میں ہیں لیکن خاص طور پر رمضان کے جمعوں میں ہیں اور مقبول دعا کا آخری موقع آخری جمعہ کے دن ہے تو جب رمضان کی مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں انسان ذکر اللہ کی، ذِكْرًا كَثِيْرًا والے ذکر اللہ کی توفیق پاتا ہے، کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے کی توفیق پاتا ہے تو اس کا شیطان مسلمان ہو جاتا ہے اور باندھ دیا جاتا ہے پھر اس کی شرارت اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا کہ صبح شام اس کی تسبیح کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ تم اس کی رحمتوں کے وارث بنو گے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائیں کریں گے جس کے نتیجہ میں تمہارے اندھیرے دور کر دیئے جائیں گے اور تمہارے لئے نور کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی کوششوں اور ان کی جدوجہد اور مجاہدہ کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ تو مومنوں کے لئے بڑا رحیم ہے۔

اعمال کا بدلہ دیتا ہے اور جو خامیاں رہ جاتی ہیں نیک نیتی سے جو اعمال کئے جائیں ان کے اندر بھی بشری کمزوریاں رہ جاتی ہیں ان کو وہ اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانک دیتا ہے۔ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ان کی آخری کامیابی یہ ہے کہ ان کو سلامتی کی شکل میں دعا کا تحفہ ملے گا یعنی ہمیشہ کی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوں گے۔ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا عزت والا بدلہ تیار کیا ہے۔ اس عزت والے

بدلہ کے لئے جوان کے لئے تیار کیا گیا ہے ذِكْرُ اللهِ کی، ذِكْرًا كَثِيْرًا کی ضرورت ہے اوراسی کے نتیجہ میں انسان ہدایت پاتا ہے نہ یہ کہ شیطان انسان کو صراطِ مستقیم سے پرے بھی لے جائے اور وہ یہ سمجھتا رہے اوراس وہم میں مبتلا رہے کہ میں ہدایت یافتہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ شیطان قرین نہ ہو بلکہ شیطان مسلمان ہوجائے اور انسان حزب الشیطان کی بجائے حزب الرحمٰن یعنی رحمٰن خدا کے گروہ میں داخل ہوجائے۔ رحمٰن جو بغیر ہمارے عمل کے بھی ہم پر رحم کرنے والا ہے جب اس کی رحمانیت اس کی رحیمیت کے ساتھ شامل ہوتو پھر انسان کو ایک ایسا بدلہ ملتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے ان آیات میں اجر کریم فرمایا ہے۔ غرض آخری جمعہ کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آخری جمعہ ہے جس کے بعد اس رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں اور جمعہ وہ دن ہے جس میں خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ دیا گیا ہے اور ہمیں یہ کہا گیا کہ اس جمعہ میں تم اس معرفت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ شیطان کو ذکر اللہ کے رسّوں کے ساتھ باندھا جاتا ہے اور اسی سے رمضان میں شیطان کو باندھا گیا ہے کیونکہ اس میں ایسے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں کہ انسان کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا اوراس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ پس یہ آخری جمعہ ماہِ رمضان میں آخری موقعہ ہے جب قبولیت دعا کی حالت میسر آتی ہے۔ یہ موقعہ ہے کہ تم خدا سے یہ دعا کرو کہ اے خدا! جس طرح تو ان دنوں میں ذکر اللہ کی ادائیگی کے سامان پیدا کرتا ہے اسی طرح صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے جمعوں میں ہی نہیں بلکہ سارا سال تو ہمیں یہ توفیق عطا کر کہ ہم ہر وقت تیرے ذکر میں مشغول رہنے والے ہوں۔

ذکر اللہ بڑا سستا سودا ہے۔ بارہ مہینے انسان روزے نہیں رکھ سکتا اس کا جسم برداشت ہی نہیں کرسکتا۔ بعض صحابہؓ نے رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ بارہ مہینے عبادات کے لئے بھی اتنا وقت نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس نے حسنات دنیا کے لئے بھی وقت خرچ کرنا ہے۔ اگر وہ خدا کا مومن بندہ ہے تو حسنات دنیا بھی خدا تعالیٰ نے اسی کے لئے پیدا کی ہیں۔ اسی طرح ہر دوسری عبادت میں نسبتاً تھوڑی یا بہت کمی ہوجاتی ہے۔ روزہ کے لحاظ سے تو واضح ہے کہ پوری کمی ہوجاتی ہے کیونکہ اس مہینے کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں کوئی فرض روزہ نہیں ہے اور کثرت سے نفلی روزہ رکھنے کی عام طور پر لوگ کم ہی توفیق پاتے ہیں۔ بہرحال

سارا سال روزے نہیں رکھ سکتے، یہ ناممکنات میں سے ہے لیکن خدا تعالیٰ کا ذکر آپ ہر وقت کر سکتے ہیں۔ یہ عادت ڈالنے والی بات ہے۔ اگر آج آپ عہد کریں تو سارا سال آپ خدا کے ذکر میں مشغول رہیں گے۔ جمعہ پر مسجد میں آنے کے لئے آپ اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اگر آپ سارا راستہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے تو نہ آپ کا کوئی وقت خرچ ہوا نہ آپ کا کوئی پیسہ خرچ ہوا نہ آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی جسمانی تکلیف اٹھانی پڑی، صرف اپنی روح اور اپنی توجہ کو آپ نے خدا تعالیٰ کے لئے صرف کیا۔ جب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھتے رہیں نیز ذکر کے متعلق عربی کے اور بہت سے فقرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھ کر اس کا ذکر کیا کرو۔ قرآن کریم میں بھی کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صفات توحید کے ساتھ شامل کر کے بیان کی گئی ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (اٰل عمران:۷) اور بہت سی آیات میں ان کا ذکر ہے۔ کبھی صفت پہلے آ جاتی ہے اور کبھی بعد میں آتی ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (البقرۃ:۲۵۶) صرف خدائے واحد و یگانہ ہے جس کی یہ صفت ہے وہ ربّ ہے، وہ حیّ ہے، وہ قیّوم ہے۔ ان صفات کے معانی میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا یہ بڑا لمبا مضمون ہے اور بڑا حسین اور لطیف مضمون ہے اس پر غور کر کے بڑا لطف آتا ہے۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ سارا سال آپ خدا تعالیٰ کا اتنا ہی ذکر کر سکتے ہیں جتنا کہ رمضان میں کر سکتے ہیں کیونکہ اس پر وقت خرچ نہیں ہوتا، اس پر توجہ اور عادت خرچ ہوتی ہے یعنی عادت ڈالنی پڑتی ہے اور توجہ خرچ کرنی پڑتی ہے۔

پس یہ آخری جمعہ ہے۔ جمعہ جو خاص طور پر قبولیت دعا کا دن ہے یہ اس رمضان کا آخری موقعہ ہے کہ آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی طرح ذکر اللہ کی توفیق عطا کرتا چلا جائے جس طرح کہ اس رمضان میں اس کے فضل سے ہم نے اس کے ذکر کی توفیق پائی اور اس کے نتیجے میں ہم ان فضلوں اور رحمتوں اور رضا کی ان جنتوں کے وارث ہوں جن کا وعدہ اس نے اپنا ذکر کرنے کے نتیجہ میں انسان سے کیا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ تا ۴)